69807 ـ مدینہ جانے والوں کے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کا حکم کیا ہے ؟

سوال

حجاج کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ غیر مشروع فعل ہے، ایسا فعل قرون فاضلہ میں سے نہیں، اور نہ ہی عقلمند مسلمانوں کا فعل رہا ہے؛ کیونکہ کسی بھی جگہ سے ہر ایك کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا ممکن ہے، اور اللہ تعالی نے اس سلام کو اپنے فرشتوں کے ذریعہ جن کو اس عظیم کام کی ذمہ داری سونپی ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچانے کی ذمہ داری لی ہے.

تو اس بنا پر جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتا ہے اور وہ کسی بھی جگہ میں ہو یہ سلام یقنیا پہنچ جاتا ہے، تو پھر مدینہ الرسول کی زیارت کرنے والے کو ایسی تکلیف کیوں دی جائےکہ وہ نبی علیہ السلام پر سلام پڑھ دے، اور اس کا بھی علم نہیں کہ وہ پہنچے یا نہ پہنچے، اور یہ بھی علم نہیں کہ اسے یاد رہے یا بھول جائے ؟

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں گھوم رہے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھ تك پہنچاتے ہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (1282) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1664) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تك پہنچ جاتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2042) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7226) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ عبد الرحمن بن ناصر البراك ۔ جو کہ امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں ۔ حفظہ اللہ کا کہنا ہے:

مدینہ کا سفر کرنے والے کے ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، اور نہ ہی یہ سلف صالحین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی عادت میں سے تھا، اور نہ ہی تابعین کی عادت تھی اور اسی طرح اہل علم بھی سلام نہیں بھیجا کرتے تھے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایك سے بھی یہ منقول نہیں؛

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی امت کا سلام اور درود ان تك پہنچایا جاتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

" تم اپنے گھروں کو قبروں مت بناؤ، اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درور مجھ تك پہنچا دیا جاتا ہے تم جہاں بھی ہو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2042).

اور ایك روایت کے الفاظ ہیں:

" کیونکہ تمہارا سلام مجھ تك پہنچ جاتا ہے تم جہاں بھی ہو"

مسند ابو یعلی حدیث نمبر (469).

تو اس بنا پر: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا بدعت ہے، بلکہ میت کو بھی سلام بھیجنا مشروع نہیں، بلکہ میت کو بھی وہ ہی سلام کرے گا جو قبر کی زیارت کرے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بقیع کی زیارت کرتے اور ان کے لیے دعاء کرتے، اور اپنے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دیتے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کریں تو انہیں کیا کہنا چاہیے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین، و انا ان شاء اللہ للاحقون، اسئل اللہ لنا و لکم العافیۃ "

اے مومن اور مسلمان قبروں والو تم پر سلامتی ہو، یقینا ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالی سے تمہارے اور اپنے لیے عافیت کا طلبگار ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (975).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" تم یہ کہو:

السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین و المسلمین، و یرحم اللہ المستقدمین منا و المستاخرین، و انا ان شاء اللہ بك للاحقون "

اے مسلمان اور مومن گھروں (قبروں) والو تم پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالی ہم میں سے پہلے چلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم کرے او رہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ آ کر ملنے والے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (974).

بلکہ غائب شخص کی جانب سے زندہ کو سلام پہنچایا جاتا ہے.

مقصد یہ ہوا کہ: اللہ تعالی نے اس امت پر آسانی فرمائی ہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجیں، اور زمین میں کسی بھی جگہ میں کثرت سے درود و سلام پڑھیں، حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالی نے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قبر میں امت کی جانب سے ان کا درود و سلام ان تك پہنچاتے ہیں.

اللہ تعالی ہمارے نبی پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے. واللہ اعلم.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کے ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ:

اگر آپ نے دنیا کے آخری کونے میں بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا تو وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ جائیگا؛ کیونکہ اللہ تعالی نے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین میں گھوم پھر رہے ہیں جب کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھتا ہے تو وہ یہ سلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کی طرف نقل کر دیتے ہیں.

چنانچہ اگر ہم یہ کہیں کہ: اللہم صلی اللہ و سلم علی رسول اللہ " تو ہمارا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك نقل کر دیا جائیگا، اور آپ نماز میں یہ کہتے ہیں:

السلام علیك ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ "

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو.

تو یہ سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ تك نقل ہو جاتا ہے...

میں نےبعض لوگوں کو مدینہ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

میرے والد نے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کی وصیت کرتے ہوئےکہا تھا:

میری جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا.

جو کہ غلط ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں کہ ان تك زندہ شخص کی سلام نقل کی جائے، پھر جب آپ کا والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا ہے تو اس کی یہ سلام تو آپ سے زیادہ بااعتماد اور زیادہ قدرت رکھنے والے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی ہے جو کہ فرشتے ہیں.

تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں، اور ہم کہتے ہیں:

آپ اپنی جگہ میں ہی، زمین میں جہاں بھی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھیں تو وہ بہت جلد اور احسن اور زیادہ بااعتماد طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تك پہنچ جائيگا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (23 / 416 ـ 417).

واللہ اعلم .